ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

CC BY NC

ڈاکٹر راحیلہ خورشید
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور
ڈاکٹر سلمیٰ
لیکچرر، شعبہ اردو شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور
کائنات گل
ایم فل سکالر، شعبہ اردو شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور

"۲۰۲۳ کے منتخب افسانے" کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

Dr Raheela Khurshid
Assistant Professor, Department of Urdu, Shaheed Benazir Bhutto women university Peshawar.
Dr Salma
Lecturer, Department of Urdu, Shaheed Benazir Bhutto women university Peshawar.
Kainat Gul
Mphil Scholar, Department of Urdu, Shaheed Benazir Bhutto women university Peshawar.

“Critical and Analytical Study of the "2023 ke muntakhib Afsane”

The selected short stories of 2023, "Qurrat-ul-Ain Ainie" and "Kiran abbas Kiran," constitute a curated anthology of 23 distinguished narratives, including contributions from exemplary storytellers. From an artistic perspective, a study of this book reveals plots that are intricately crafted and well-developed, and characters whose psychologies are precisely portrayed. There is a profound correlation between the themes and titles, while the language and expression exhibit refinement, eloquence, and adherence to literary rules and norms, captivating the reader's attention. Similarly, from an intellectual standpoint, the stories in this book highlight societal and psychological dimensions, examining the proliferation of

evils in society through the prism of characters' psyches. In both artistic and intellectual dimensions, this anthology stands as a resounding testament to the artistic prowess of the storytellers.

Keywords: *Short story, well develop plot, Themes and titles, societal dimension, psychological dimension*

مختصر افسانہ سرزمین مغرب کی پیداوار ہے۔ ابتدا میں اس کا انداز رومانوی تھا جو کافی مقبول بھی رہا۔ مگر عالمی سطح پر بڑی تبدیلیوں کے باعث رومانوی افسانہ جلد ہی اپنا تاثیر کھو بیٹھا۔ ادھر ہندوستان میں 1936 میں ترقی پسند تحریک کے آغاز کے ساتھ ہی رومانیت پر مبنی افسانوں کی مقبولیت میں حد درجہ کمی واقع ہوئی اور تحریک کے زیر اثر افسانہ نگار سماجی حقیقت نگاری پر مبنی افسانے تخلیق کرنے لگے۔ ان کی ان ہی کاوشوں سے افسانوی مجموعہ "انگارے" منظر عام پر آیا۔ اس مجموعے میں جن فنکاروں کے تخلیقات شامل تھے۔ وہ حقیقت نگار تھے اور معاشرے کے فرسودہ نظام کو تبدیل کرنا چاہتے تھے۔ بقول ڈاکٹر سنبل نگار:

"انگارے کے افسانہ نگاروں نے ایسے موضوعات پر قلم اٹھایا جو ابھی تک ادب کے دائرے سے باہر تھے۔ یہ فنکار حقیقت نگار تھے اور سماج میں تبدیلی کے خواہاں تھے۔ حکومت کو ادب میں یہ تبدیلی برداشت نہ ہوئی اور کتاب ضبط کر لی گئی۔"(۱)

ان تمام کاروائیوں کے زیر اثر ادب میں جدید رجحانات نے عمومی شکل اختیار کر لی اور افسانے کی موضوعات میں بے پناہ تناؤ پیدا ہوا۔ تقسیم ہندوستان کے فسادات کے دوران اور قیام پاکستان کے بعد تجریدی اور علامتی اندازِ افسانہ نے زور پکڑا اور افسانہ نگاروں نے اعلی پائے کے تجریدی اور علامتی افسانے تخلیق کیے۔

زیر نظر کتاب "۲۰۲۳ کے منتخب افسانے" ایک مرتب شدہ کتاب ہے۔ جس کے مرتبین کے نام قرۃ العین عینی، اور کرن عباس کرن ہیں۔ اس مجموعے میں مختلف مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے افسانہ نگاروں کے افسانے شامل ہیں۔ ہر افسانہ اپنے اندر ایک اچھوتا موضوع لیے ہوئے قاری کے سوچ پر دستک دے کر ایک نئے حقیقت سے روشناس کراتا ہے۔ اور یوں قاری معاشرے میں ارد گرد پھیلی ہوئی برائیوں اور خامیوں، اس کے محرکات اور سدباب کے بارے میں غور و فکر کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور سوچتا ہے کیا اس سب کا ذمہ دار اس کا اپنا ہم نفس ہے؟ کیا یہ تباہی انسان کے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

اپنے ہاتھوں کی پھیلائی ہوئی ہے؟ کیا انسانیت روئے زمین سے رخصت ہو چکی ہے؟ کیا انسان انسان نہیں رہا بہروپیا کی شکل اختیار پر چکا ہے؟ کیا حقیقت تک رسائی اب ناممکنات میں شمار ہونے لگی ہے؟ اپنے پرائی کے پہچان اتنی مشکل کیوں ہو گئی ہیں؟

قاری ان سوالوں کے جوابات جاننے کے لیے بے چین ہو جاتا ہے اور اس کے جوابات ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر فنی لحاظ سے اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو فنی لحاظ سے یہ ایک بلند پایہ اور باکمال تخلیق ہے۔ کتاب میں شامل ہر افسانے میں افسانہ نگار نے اپنی فنکارانہ مہارت کا ثبوت دیا ہے۔ افسانے میں واقعات کی بنت اور ترتیب کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے جس کو پلاٹ کہا جاتا ہے۔ بقول ڈاکٹر سنبل نگار:

"واقعات خلاف فطرت ہو یا ان کی ترتیب میں منطقی تسلسل نہ ہو یا اہم اور غیر اہم باتوں کو بے ڈھنگے پن سے یکجا کر دیا جائے تو پلاٹ میں جھول پیدا ہو جاتا ہے اور افسانے میں کشش باقی نہیں رہتی۔"(۲)

ایک اچھے افسانے کی شناخت یہی ہوتی ہے کہ اس میں ایک بھی لفظ غیر ضروری نہیں ہوتا کیونکہ غیر ضروری مباحث کی وجہ سے نہ صرف افسانے میں جھول پیدا ہوتا ہے بلکہ قاری کی توجہ بھی مرکزی خیال پر مرکوز نہیں رہ پاتی اس لیے کامیاب افسانہ نگاری کے لیے ضروری ہے کہ پلاٹ ہر قسم کے عیب سے پاک و صاف ہو۔ اس میں منطقی ربط اور تسلسل بدرجہ اتم موجود ہو۔ زیر نظر کتاب میں شامل افسانوں کا پلاٹ مضبوط، گھٹا اور سلجھا ہوا ہے۔ تمام واقعات کڑیوں کی صورت میں ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہے۔ جس کا اصل سبب واقعات کا فطری ہونا ہے۔ تمام واقعات اور اس کی ترتیب حقیقی اور اصل زندگی سے مستعار ہے یہی وجہ ہے کہ پلاٹ بے ربطی، پیچیدگی اور جھول جیسے معائب سے مبرا ہے۔

وحدت تاثر جسے کہانی کی بنیاد کہا جاتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کہانی پڑھتے ہوئے شروع سے لے کر آخر تک قاری کے ذہن پر ایک ہی تاثر قائم ہو۔ یہ نہ ہو کہ کبھی وہ خوشی کی کیفیت میں مبتلا ہو جائے اور کبھی غم اس کے فضا میں سوگواری بھر دے۔ اگر یہ کہا جائے کہ افسانے کی کامیابی اور ناکامی کا انحصار وحدت تاثر پر ہوتا ہے تو غلط نہ ہو گا۔ زیر نظر کتاب"۲۰۲۳ کے منتخب افسانے" میں شامل تقریباً ہر افسانے میں یہ بنیادی خصوصیت کار فرما ہے۔ ہر افسانہ چاہے وہ مختصر ہے یا طوالت کا حامل، ختم ہونے پر قاری کے ذہن پر ایک گہرا تاثر ضرور چھوڑتا ہے۔ اس ضمن میں سید عاطف کاظمی کے افسانے "اَن" کی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ جس کا ہیرو معصوم "بلو" کا کردار افسانے کے تمام واقعات اور کرداروں پر

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

بھاری ہے۔ افسانے کی تکمیل پر قاری باقی تمام واقعات اور کرداروں کو بھول جاتا ہے اسے صرف "بلو" کا معصوم چہرہ یاد رہ جاتا ہے اور وہ اس کے غم اور دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھ کر محسوس کرنے لگتا ہے۔ کردار نگاری افسانوی ادب میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ بقول پروفیسر صغیر افراہیمی:

"کردار افسانہ کا مضبوط ترین ستون ہے." (۳)

ناول کی طرح افسانے کے لیے بھی کردار نہایت اہم اور ضروری ہے اگرچہ ناول نگار ایک ہی کردار کو مختلف زاویوں سے پیش کرتا ہے اور اس پر روشنی ڈالتا ہے۔ جبکہ افسانہ نگار بڑی محنت اور کوشش کے بعد کردار کو تراش کر اس کے کسی ایک پہلو کو کامیابی کے ساتھ اس طرح پیش کرتا ہے کہ جو قاری کے دل میں گھر کر سکے۔ زیرِ نظر کتاب کے ہر افسانہ نگار نے انسان کی سرگزشت کو اپنے افسانے کا مرکز و محور بنا کر قاری کو کائنات کی سیر کرائی ہے۔ لیکن اس سرگزشت کی تاثیر اور کشش میں اس وقت اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے جب وہ حقیقی دنیا کے حقیقی انسانوں کے ساتھ مربوط ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر راحیلہ کے افسانے "سیتاپور ریلوے جنکشن" کے مرکزی کردار جج صاحب کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے۔ جس کے ایک غلط فیصلے نے ایک ہنستے بستے گھر کو ویران اور اجاڑ وادی میں تبدیل کیا۔ افسانے سے اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"میں ہی وہ بدقسمت جج ہوں جس نے مالی اجمل کو سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ میں کیا کرتا بے شمار گواہان موجود تھے۔ اجمل مالی نے بھی اقرار جرم کر لیا تھا۔ نواب کا وکیل بھی خاصا تگڑا تھا ایسے دلائل اور ثبوت لے کر آیا کہ عدالت کو اپنا فیصلہ سنانا ہی پڑا۔" (۴)

لیکن احساس ہونے کے بعد اپنے ضمیر کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ اس گھرانے سے معافی مانگتا ہے۔ افسانے سے اقتباس ملاحظہ ہو :

"اور یہ بات میرے ضمیر پر ایک بوجھ بن گئی۔ اس کیس کے کچھ عرصہ بعد ہی میں نے ملازمت سے استعفی کے ذریعے ریٹائرمنٹ لے لی۔ زیادہ تر وقت گھر پر رہتا۔ نماز، تلاوت ذکر اور اذکار کرتا مگر چین نہیں مل رہا تھا۔"(۵)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

یہ کردار حقیقی دنیا کی حقیقی زندگی کا کردار ہے جو لالچ اور دباؤ میں آکر انصاف کا دامن چھوڑتے ہوئے غلط فیصلہ تو لے لیتا ہے مگر ضمیر کی عدالت میں اسے تاعمر پچھتاوے کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور احساس جرم ہونے پر متعلقہ گھرانے سے معافی مانگتا ہے۔

افسانہ کے کردار ضروری نہیں کہ انسان ہوں بلکہ یہ چرند پرند اور کوئی بے جان چیز بھی ہو سکتی ہے۔اس حوالے سے اکرام یونس کے افسانے کا کردار "شمع" (بے جان چیز) اور محمد شیخ کے افسانے کے کردار "چڑیا اور ابابیل" (چرند پرند) قابل ذکر ہے۔

کسی چیز، جگہ یا حالت کا نقشہ الفاظ کے ذریعے کھینچنے کو منظر نگاری یا منظر کشی کہتے ہیں۔ منظر نگاری سے افسانے کی دلکشی اور تاثیر میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ تخلیق کار جب اپنے کمال فن کے ذریعے ارد گرد کے ماحول کا نقشہ کامیابی کے ساتھ کھینچتا ہے تو قاری دلچسپی کے ساتھ مطالعہ جاری رکھتا ہے۔ عظمت اقبال کے افسانے "ادھوری تخلیق" سے اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"اب سڑک پر ٹریفک بڑھ چکا تھا۔ سگنل ملنے کے انتظار میں گاڑیاں رکی ہوئی تھی۔ فٹ پاتھ سے گزرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ ایک جوان، کالی کلوٹی عورت گود میں اپنے بدن کا ٹکڑا اٹھائے گاڑیوں کی کھڑکیوں کی بند سیاہ شیشو کے پاس کھڑی ہاتھ پھیلائی جا رہی تھی۔ ایک گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا۔عورت کے ہاتھ کھولے جسم پر ہوس بھری نگاہ ڈالتے ہوئے موٹے سے گول چہرے والے ادھیڑ عمر ادمی نے اپنا ہاتھ باہر نکالا۔ کلائی پر مہنگی گھڑی اور انگلیوں میں قیمتی انگوٹھیوں میں جڑے نایاب پتھر اور ان انگلیوں کے درمیان پھنسا ایک روپے کا سکہ۔ انگلیوں کو ہتھیلی سے مس کیے بغیر عورت کے ہاتھوں پر اس نے سکہ چھوڑ دیا۔ سکہ ہتھیلی میں دبائے وہ عورت دوسری گاڑیوں کی جانب بڑھ گئی۔ اطراف میں موجود چار پانچ بچے ننگے پیر دوڑتے ہوئے اس گاڑی کی طرف دوڑ پڑے۔ تب تک سگنل اٹھ چکا تھا۔ گاڑیاں "گھرر گھرر" کرتی آگے بڑھنے لگی۔ (۶)"

درج بالا افسانے کی طرح زیر نظر کتاب "۲۰۲۳ کے منتخب افسانے" میں منظر نگاری کے بہترین مرقع پیش کیے گئے ہیں۔ قاری کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کسی منظر کا حال سن نہیں رہا بلکہ خود وہاں پر موجود ہر چیز کو اپنی انکھوں سے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

دیکھ رہا ہے اور اس سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان گفتگو کو مکالمہ نگاری کہتے ہیں۔ افسانے کی کامیابی اور ناکامی کا انحصار کسی حد تک مکالمہ نگاری پر بھی ہوتا ہے۔ پروفیسر صغیر افراہیمی اپنی کتاب ”اردو افسانہ، تاریخ، تنقید و تعریف“ میں لکھتے ہیں کہ:

”چونکہ افسانوں میں کرداروں کی گفتگو اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ اس کے سہارے کہانی اگے بڑھتی ہے، گھتیاں سلجھتی ہیں۔ مطلع صاف ہوتا ہے۔“ (۷)

زیر نظر کتاب کے افسانہ نگاروں نے مکالمہ نگاری کے ذریعے اپنے افسانے کی قدر و قیمت کو بڑھایا ہے اور قارئین کی دلچسپی سمیٹنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ زیر نظر کتاب ”۲۰۲۳ کے منتخب افسانے“ میں کرداروں کی نفسیات کے عین مطابق مکالمے پیش کیے گئے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی اور کامیاب مثال کتاب کا پہلا افسانہ "شمع اور قیدی از اقرا یونس" ہے جس کا انداز مکالماتی ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

”کیسا معاہدہ؟ "قیدی کی آواز میں تجسس تھا۔“

”مصالحت کا معاہدہ۔“شمع کی مدہم سی اواز ابھری۔

کیا مصالحت اتنی آسان ہوتی ہے؟”قیدی کی نظروں میں کئی مناظر گھوم گئے جو مصالحت نہ ہونے کی وجہ سے صدیوں پہ محیط ہوئے۔“

اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر شمع بولی” !کس نے کہا آسان ہوتی ہے۔“

”مصالحت دو صورتوں میں اپنائی جاتی ہیں یا تو کوئی ضرورت مند ہو یا اگر کوئی حاوی ہو جائے۔“(۸)

علاوہ ازیں اس کتاب کے اور بھی افسانوں میں مکالمہ نگاری کی گئی ہے جس میں ڈاکٹر شعیب کا افسانہ "ہجرت"، ڈاکٹر راحیلہ کا افسانہ "سیتاپور ریلوے جنکشن"، محمد عمر کا افسانہ "ہاہویا"، ارم رحمان کا افسانہ "زعفرانی کھیر"، تنزیلہ احمد کا افسانہ "بے موسمی زندگی اور راج محمد آفریدی کا افسانہ "چوتھی پینٹنگ" قابل ذکر ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

افسانے میں آغاز و اختتام کو بھی بہت اہمیت حاصل ہے۔ آغاز اگر دلچسپ اور پر تجسس ہو تو قاری کو مطالعے کے لیے آمادہ کرتا ہے۔ اسی طرح افسانے کا اختتام بھی ایسا ہونا چاہیے کہ پڑھنے والا مدتوں اس کی سحر سے نہ نکل سکے۔ زیر نظر کتاب کے ہر افسانے کا آغاز دلچسپی کا سامان لیے ہوئے قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ مثلاً احمد نعیم کے افسانے "انجام کی تلاش" کا آغاز ملاحظہ ہو:۔

"اس وقت میری پیٹھ پہ خوابوں بھرا ایک بستہ تھا۔ اس بستے میں ماں باپ کے خواب، سماج کے خواب اور بہت ساری آرزوؤں کا بوجھ لدا ہوا تھا۔ میں اپنے ننھے ننھے قدم اٹھاتا ہوا اسکول جا رہا تھا کہ اچانک ایک آواز میری سماعت سے ٹکرانے لگی۔ ڈوگ ڈوگ ڈوگ ڈوگ۔۔۔۔۔ڈ۔۔۔۔و۔۔۔۔۔ر۔۔۔۔گ۔" (۹)

ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

"پچھلے کئی ہفتوں سے وہ مٹی پھرول رہا ہے مگر خدا مٹی میں کہیں نہیں ہے ۔"

"مٹی میں مردہ مکوڑے، زندہ کیڑے، کفن کی باقیات، تھیلیاں، کوڑا، ہڈیوں کا چورا، کھانے کی اشیا کے ذرات، سوکھی کلیاں، پتے اور نمی ہے مگر خدا نہیں ہے۔" (۱۰)

اسی طرح افسانے کا اختتام بھی قاری کے ذہن پر گہرا اثر چھوڑتا ہے۔ افسانہ "اسکرین سے نکلا ہوا آدمی از کنیز باہو" کا اختتام ملاحظہ ہو:۔

"ابتدائی سردی کے غیر مضبوط ماحول سے جڑی مخلوق نے پہلی بار زمین پر اتنی مانوس موت کا تماشہ دیکھا تھا جو اپنے جسم سے ہی بندی تھی۔ ہر کوئی خوفزدہ ہو کر دوسرے سے توڑے فاصلے پر کھڑا سکرین کی دنیا کی وحشتوں کا منظر دیکھ رہا تھا۔" (۱۱)

بحیثیت مجموعی دیکھا جائے تو فنی لحاظ سے یہ کتاب ایک مکمل اور بہترین کاوش ہے۔ اس میں شامل تمام افسانہ نگاروں کے افسانے ان کی فنکارانہ مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ فکری لحاظ سے یہ مجموعہ سماجی حقیقت

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

نگاری اور نفسیاتی مضامین پر مبنی ہے۔ فنی اور فکری دونوں لحاظ سے یہ کتاب آنے والے نوآموز افسانہ نگاروں کے لیے مشعل راہ ثابت ہو سکتی ہے۔

حوالہ جات:۔

۱۔ سنبل نگار، ڈاکٹر، اردو نثر کا تنقیدی مطالعہ، میٹرو پرنٹرز، لاہور، ۲۰۱۳، ص۔ ۱۵۱

۲۔ ایضاً، ص۔ ۱۶۱

۳۔ صغیر افراہیمی، پروفیسر، اردو افسانہ، تاریخ، تنقید و تعریف، دہلی براؤن بک اپلیکیشنز، ۲۰۱۷، ص۔ ۱۷

۴۔ قرۃ العین عینی، کرن عباس کرن، ۲۰۲۳ کے منتخب افسانے، پریس فار پیس پبلی کیشنز، مارچ ۲۰۲۴، ص۔ ۴۲

۵۔ ایضاً، ص۔ ۴۳

۶۔ ایضاً، ص۔ ۴۲

۷۔ صغیر افراہیمی، پروفیسر، اردو افسانہ، تاریخ، تنقید و تعریف، دہلی براؤن بک اپلیکیشنز، ۲۰۱۷، ص۔ ۱۸

۸۔ قرۃ العین عینی، کرن عباس کرن، ۲۰۲۳ کے منتخب افسانے، پریس فار پیس پبلی کیشنز، مارچ ۲۰۲۴، ص۔ ۱۳

۹۔ ایضاً، ص۔ ۴۶،۴۷

۱۰۔ ایضاً، ص۔ ۱۰۶

۱۱۔ ایضاً، ص۔ ۱۲۰

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

1- Sumbal Nigar, Dr, urdu nasar ka tanqeedi mutalia, Metro printers, lahore, 2013, P-101

2- Ibid, P-161

3-Swaghir Afrahemi, Prof, Urdu afsana, tareekh, tanqeed wo tareef, dehli brown book publications, 2017, P-17

4-Qurat ul Aini, Kiran Abbas kiran, 2023 ke muntakhib afsane, Press for peace publications, March 2023, P-72

5-Ibid, P-73

6- Ibid, P-42

7-Swaghir Afrahemi, Prof, Urdu afsana, tareekh, tanqeed wo tareef, dehli brown book publications, 2017, P-18

8-Qurat ul Aini, Kiran Abbas kiran, 2023 ke muntakhib afsane, Press for peace publications, March 2023, P-13

9- Ibid, P-46,47

10- Ibid, P-106

11- Ibid, P-120